دعوتِ دین کے فضائل

تحریر: جناب پروفیسر ڈاکٹر فضل الٰہی حفظہ اللہ

دعوتِ دین کے بیش قیمت فوائد میں سے ایک یہ ہے کہ داعی کا اجر وثواب اس کی موت کے ساتھ منقطع نہیں ہوتا، بلکہ جب تک اس کی دعوت پر عمل ہوتا رہے گا اس کا ثواب جاری رہے گا۔ اس بارے میں کتاب وسنت میں متعدد دلائل پائے جاتے ہیں انہی میں سے آٹھ ذیل میں پیش کیے جارہے ہیں۔

1۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ﴿يُنَبَّأُ الْإِنسَانُ يَوْمَئِذٍ بِمَا قَدَّمَ وَ أَخَّرَ﴾ [القیامۃ:۱۳] ''اس دن انسان کو اس کے آگے بھیجے ہوئے اور پیچھے چھوڑے ہوئے (اعمال) سے آگاہ کیا جائے گا۔''

آیت کریمہ سے مراد یہ ہے کہ اس نے جو اعمال خود کیے اور جو طریقہ یا دستور اچھا یا برا، اس نے اپنے پیچھے چھوڑا اور اس کے مطابق لوگوں نے عمل کیا۔ امام بغوی رحمہ اللہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے آیت شریفہ کی تفسیر میں نقل کیا ہے انہوں نے بیان فرمایا: (**بما قدم قبل الموت من عمل صالح و سيء و ما أخر بعد موته من سنة حسنة او سيئة يعمل بها**)[**تفسیر البغوی ۴/۴۲۲**] ''اس نے موت سے پہلے جو نیکی یا بدی کی اور موت کے بعد اس نے جو اچھا یا برا طریقہ چھوڑا جس پر عمل کیا گیا۔'' اللہ رب العزت نے فرمایا: ﴿عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَ أَخَّرَتْ﴾ [الانفطار:۵] ''ہر شخص اپنے آگے بھیجے ہوئے اور پیچھے چھوڑے ہوئے (اعمال) کو معلوم کرلے گا۔''

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس آیت شریفہ کی تفسیر میں بیان کیا: (**ما قدمت في حياتها و ما أخرت مما سنته فعمل به بعد موتها**)[**شرح السنة**] ''جو نیک عمل اس نے خود کیا اور جو اچھا طریقہ اس نے اپنے پیچھے چھوڑا اور اس کے مطابق عمل کیا گیا تو عمل کرنے والے کے مثل اس کیلئے ثواب ہے اور اس کے چھوڑے ہوئے برے طریقے کے مطابق جس نے غلط کام کیا اسی کے بقدر اس کے ذمے گناہ ہے۔''

حضرت عبداللہ بن عباس اور محمد بن کعب قرظی رضی اللہ عنہم نے آیت شریفہ کی تفسیر میں بیان کیا ہے: (**ما قدمت في حياتها، و ما أخرت مما سنته فعمل به بعد موتها**)[**المحرر الوجیز/۲۴۶**] ''اس نے اپنی زندگی میں جو اعمال کیے اور جو طریقے اپنے بعد چھوڑے اور ان کے موافق اس کے مرنے کے بعد عمل کیا گیا۔''

امام مسلم رحمہ اللہ نے حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشادفرمایا: (**من سن فی الاسلام سنة حسنة فعمل بها بعده کتب له مثل أجر من عمل بها و لا ینقص من أجورهم شیء و من سن فی الاسلام سنة سیئة، فعمل بها بعده کتب علیه مثل وزر من عمل بها و لا ینقص من أوزارهم شیء**)[صحیح مسلم]

جس شخص نے اسلام میں پسندیدہ کام کیا اوراس کے بعداس کے مطابق عمل کیا گیا تو اس کیلئے عمل کرنے والے کے اجر کے مانند ثواب تحریر کیا جائے گا اور (اس کوثواب دیئے جانے کی وجہ سے) ان (عمل کرنے والوں) کے اجر میں کچھ کمی نہ کی جائے گی اور جس نے اسلام میں براکام شروع کیا اوراس کے بعداس کے موافق عمل کیا گیا تو اس پراس کے بعد عمل کرنے والوں کے گناہ کے بقدر گناہ لکھا جائے گا اوران (گناہ کرنے والوں) کے بوجھ میں کچھ تخفیف نہ ہوگی۔''امام نوویؒ نے تحریر کیا ہے، آنحضرت ﷺ کا ارشادگرامی (من سن......) اورایک دوسری حدیث ﴿**من دعا الی هدی...... ومن دعا الی ضلالة**﴾ یہ دونوں حدیثیں واضح طور پر نیک کام شروع کرنے کی ترغیب اور برے کام شروع کرنے کی حرمت پر دلالت کناں ہیں۔ یہ دونوں حدیثیں اس بات پر بھی دلالت کرتی ہیں کہ جس نے اچھا کام شروع کیا تو قیامت تک اس کے مطابق عمل کرنے والوں کے اجر کے مثل اس کیلئے ثواب ہوگا اور جس کسی نے براکام شروع کیا تو قیامت تک اس غلط کام کرنے والوں کے گناہ کے بقدراس پر بوجھ ہوگا۔ اسی طرح جس نے دعوتِ ہدایت دی تو اس کیلئے دعوت کو قبول کرنے والوں کے اجر کے برابر ثواب ہوگا اور جس کسی نے گمراہی کی طرف بلایا تو اس کیلئے اس کی بات پر عمل کرنے والوں کے گناہوں کے بقدر بوجھ ہوگا، ہدایت اور گمراہی کی بات خواہ اس نے خود شروع کی ہو یا اس سے پہلے بھی کسی نے اس کے مطابق عمل کیا ہو (ہردوصورت میں وہ عمل کرنے والوں کے ثواب یا گناہ کے برابر اجر یا بوجھ اٹھائے گا) اور یہ اچھا براکام علم، عبادت، ادب یا کسی بھی معاملے کے سکھلانے کے متعلق ہو۔ [شرح النووی:١٦/٢٢٦۔٢٢٧]

امام طبرانی رحمہ اللہ نے حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشادفرمایا: (**من سن سنة حسنة فله أجرها و أجرما عمل بها فی حیاته، و بعد مماته حتی تترک**)''جس نے اچھا کام شروع کیا، جب تک اس کے موافق اس کی زندگی اور مرنے کے بعد عمل ہوگا اس کیلئے اجروثواب کا سلسلہ جاری رہے گا یہاں تک کہ اس کام کو چھوڑ دیا جائے۔''

امام مسلم رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ یقیناً رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا (**اذا مات الانسان انقطع عنه عمله الا من ثلاثة الا من صدقة جاریة أو علم ینتفع به أو ولد صالح یدعو له**)[صحیح مسلم]''جب انسان مرجاتا ہے تو تین صورتوں کے سوااس کا سلسلہ عمل منقطع ہوجاتا ہے

صدقہ جاریہ سے، یا ایسے علم سے جس کا فیض جاری ہو یا اس کیلئے دعا کرنے والا نیک بچہ۔‘‘

امام نووی رحمہ اللہ نے شرح حدیث میں تحریر کیا ہے: ’’علماء نے بیان کیا ہے، حدیث کا معنی یہ ہے کہ مرنے والے شخص کا عمل اس کی موت کے ساتھ منقطع ہو جاتا ہے اور ان تین باتوں کے علاوہ نئے ثواب کا میسر آنا ختم ہو جاتا ہے کیونکہ ان تینوں باتوں کا سبب وہ شخص خود ہی تھا، بچہ اس کی کمائی سے ہے، اسی طرح تعلیم وتصنیف کی شکل میں چھوڑا ہوا علم صدقہ جاریہ اور وہ وقف ہے۔(شرح النووی:۱۱/۸۵]

امام طیبیؒ نے شرح حدیث میں قلمبند کیا ہے: ’’ان تین چیزوں کے علاوہ اس سے عمل ختم ہونے سے مراد یہ ہے کہ ان کے سوا دیگر سب اعمال نماز، زکوٰۃ اور حج کا سلسلہ ثواب منقطع ہو جاتا ہے لیکن ان چیزوں کے ذریعے ملنے والا اجر ختم نہیں ہوتا۔ حدیث کا معنی یہ ہے کہ جب انسان مر جاتا ہے تو اس کے بعد اس کے اعمال کا اجر تحریر نہیں کیا جاتا، کیونکہ ثواب تو عمل کی جزا ہے اور عمل موت سے ختم ہو جاتا ہے۔ البتہ اس عمل کا ثواب جاری رہتا ہے جس کی خیر دائمی ہو، نفع مستمر ہو، جیسا کہ زمین کا وقف کرنا، کتاب کی تالیف کرنا، کسی مسئلہ کو سمجھانا کہ اس کے بعد اس پر عمل کیا جائے، یا صالح بچے کا ہونا، ان میں سے ہر ایک چیز کا ثواب موت کے بعد بھی اس کو حاصل ہوتا رہتا ہے۔‘‘[شرح الطیبہ:۲/۶۶۳]

فوائد حدیث قلمبند کرتے ہوئے امام نوویؒ نے فرمایا کہ اس میں علم کی فضیلت کا بیان اور اس سے بہت زیادہ حاصل کرنے کی ترغیب ہے۔ علاوہ ازیں اس بات کی بھی ترغیب ہے کہ انسان تعلیم وتصنیف اور بیان کی شکل میں اپنے پیچھے علم چھوڑ جائے اور زیادہ سے زیادہ نفع اور فائدے والے علوم کا چناؤ کرے۔‘‘[شرح النووی:۱۱/۸۵]

امام ابن ماجہؒ نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا(**خیر ما یخلف الرجل من بعده ثلاث ولد صالح يدعو له و صدقة تجرى يبلغه اجرها و علم يعمل به من بعده**)[سنن ابن ماجہ] ’’آدمی اپنے بعد جن چیزوں کو چھوڑتا ہے ان میں بہترین چیزیں تین ہیں: صالح بچہ کہ اس کیلئے دعا کرے، صدقہ جاریہ کہ اس کا اجر اس کو پہنچتا رہے اور علم کہ اس کے مطابق اس کے بعد عمل کیا جائے۔‘‘

حضرات ائمہ ابن ماجہ، ابن خزیمہ اور بیہقی رحمۃ اللہ علیہم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (ترجمہ) ’’یقیناً مؤمن کی موت کے بعد اس کے عمل اور نیکیوں (کے اجر و ثواب) میں سے جو چیز اس کو ملتی ہے (وہ) علم ہے جو اس نے پھیلایا اور نیک بچہ ہے جو اس نے چھوڑا، یا مصحف (قرآن کریم کا نسخہ) ہے کہ اس نے کسی کیلئے ورثہ میں چھوڑا، یا مسجد ہے کہ اس نے بنائی، یا راہگیر کیلئے مسافر خانہ ہے، یا نہر ہے کہ اس نے جاری کی، یا صدقہ ہے کہ اس نے اپنی صحت اور زندگی میں اپنے مال سے نکالا، اس کا ثواب اس کو مرنے کے بعد پہنچتا رہتا ہے۔‘‘

حضرات ائمہ احمد، بزار اور طبرانی رحمۃ اللہ علیہم نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ: (اربعة تجری علیهم أجورهم بعد الموت: رجل مات مرابطا فی سبیل الله و رجل علم علما فاجره یجری علیه ما عمل به و رجل اجری صدقة فاجرها له ما جرت علیه و رجل ترک ولدا صالحا یدعو له) [المسند ۲۶۹/۵] ''مرنے کے بعد چار (قسم کے) اشخاص کا اجر جاری رہتا ہے (ایک) وہ بندہ کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں مقام جہاد میں قیام کرتے ہوئے فوت ہو جائے، (دوسرا) وہ آدمی کہ اس نے علم سکھلایا کہ جب تک اس کے مطابق عمل ہوا اس کا اجر جاری رہتا ہے (تیسرا) وہ شخص کہ اس نے صدقہ کیا، جب تک صدقہ (کا فیض) جاری ہے اس کا اجر جاری رہے گا، (چوتھا) وہ آدمی کہ اس نے نیک بچہ چھوڑا جو اس کیلئے دعا کرتا ہے۔''

مذکورہ بالا احادیث شریفہ سے یہ بات واضح طور پر معلوم ہوتی ہے کہ جن اعمال کا اجر وثواب بندے کیلئے مرنے کے بعد جاری رہتا ہے ان میں سے ایک بات یہ ہے کہ انسان کوئی نیک عمل کرے جس کی اقتدا کرتے ہوئے دوسرے لوگ بعد میں وہ عمل کریں اسی طرح وہ لوگوں کو عمل سکھلا دے جس کے مطابق وہ اس کے مرنے کے بعد عمل کریں۔ امام ابن قیمؒ نے لکھا ہے: ان العالم اذا زرع علمه عند غیره ثم مات جی علیه اجره و بقی له ذکره و هو عمر ثان و حیاة اخری و ذلک احق ما تنافس فیه المتنافسون و رغب فیه الراغبون) [مفتاح دار السعادة: ۱/۱۴۸] ''جب عالم کسی دوسرے شخص میں علم کا بیج بوتا ہے اور پھر فوت ہو جاتا ہے تو اس کا اجر جاری ہو جاتا ہے، اس کا تذکرہ باقی رہتا ہے اور یہ دوسری عمر اور نئی زندگی ہے، یہی (مقام ومرتبہ) اس قابل ہے کہ باہمی مقابلہ ومنافست کرنے والے اس کے حصول میں دوڑ لگائیں اور رغبت کرنے والے رغبت کریں۔''

امام سیوطیؒ کے اشعار: امام سیوطیؒ نے ان خصلتوں کا اشعار کی صورت میں ذکر کیا ہے جن کا اجر وثواب بندے کے مرنے کے بعد بھی جاری رہتا ہے انہی خصلتوں میں سے ان علوم کو بھی شمار کیا ہے جن کی نشر واشاعت کوئی شخص اپنی زندگی میں کرتا ہے، انہوں نے فرمایا: جب انسان فوت ہو جاتا ہے تو دس اعمال کے علاوہ دیگر اعمال کا اجر و ثواب جاری نہیں رہتا۔ (وہ دس اعمال یہ ہیں) علوم کہ اس نے ان کی اشاعت کی، بیٹے کی دعا، کھجور کے درخت کا اگانا اور صدقات جاری رہتے ہیں، مصحف کا کسی کو وارث بنانا، اسلامی سرحدوں کی چوکیداری کرنا، کنواں کھودنا اور نہر کا جاری کرنا۔ پردیسی کیلئے گھر بنانا کہ وہ اس میں پناہ لے یا ذکر (الٰہی) کیلئے جگہ تعمیر کرنا، قرآن کریم کی تعلیم دینا، احادیث شریفہ سے (ثابت شدہ) ان باتوں کو شمار کر کے مضبوطی سے تھام لو۔

اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!